از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف یو۔پی۔ و دیگراں

بنام

رامش۔یریایادو و دیگر

تاریخ فیصلہ: 15 فروری، 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

روزگار۔میں مساوات۔مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ۔کا اصول۔اطلاق پذیری۔عارضی تقرریاں۔ضروری اہلیت، بھرتی کا طریقہ اور فرائض۔باقاعدہ تقرریوں سے مختلف — قرار پایا کہ: اصول صرف اس صورت میں لاگو ہوتا ہے جب ملازمین کے دو طرز ایک جیسے واقع ہوتے ہیں اور ایک جیسے کام انجام دیتے ہیں انہیں تنخواہ کے مختلف پیمانے ملتے ہیں۔لہذا، سابقہ مؤخر الذکر کے ساتھ تنخواہ میں برابری کا حقدار نہیں ہے۔آئین ہند۔آرٹیکل 39(ڈی)۔

آئین ہند 1950: آرٹیکل 226۔

مادی حقائق کو ظاہر نہ کرنا۔عارضی تقرریاں۔تقرری منسوخ کرنا۔عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ عبوری حکم نامے کے تحت ملازمت جاری رکھنا۔اس حقیقت کو ظاہر کیے بغیر، باقاعدہ تقرریوں کے ساتھ تنخواہ میں برابری کے لیے ایک اور رٹ پٹیشن دائر کرنا۔قرار پایا کہ: اس طرح کے عدم انکشاف نے انہیں بعد کی رٹ پٹیشن میں کسی بھی منصفانہ راحت سے محروم کر دیا۔

مدعا علیہان کو ایک مقررہ محنتانہ پر تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، ایسی آسامیاں ریاست کے صرف 15 اضلاع میں عارضی اسکیم کے تحت بنائی گئی تھیں۔ان خالصتاً عارضی عہدوں کو پر کرنے کے لیے افراد کا انتخاب کرتے وقت ان ناموں کے معاملات پر غور کرنے کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

علاوہ جو ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعے اسپانسر کیے گئے تھے، ڈائریکٹوریٹ کے متعلقہ اتھارٹی کو براہ راست بہت سی درخواستیں موصول ہوئیں اور آخر میں جواب دہندگان کا انتخاب کیا گیا۔ بے ضابطگیوں کا علم ہونے پر حکومت نے تقرریوں کو منسوخ کر دیا اور حکام سے مطالبہ کیا کہ وہ مقررہ طریقہ کار کے مطابق افراد کا انتخاب کریں۔

مدعاعلیہان-مامور افراد نے منسوخی کے مذکورہ حکم کے خلاف عدالت عالیہ کا رخ کیا اور الزام لگایا کہ ان کا شامل ہونا، حکم قانون کے مطابق غلط تھا۔ عدالت عالیہ نے ایک عبوری حکم جاری کیا جس میں جواب دہندگان کو جاری رکھنے کی اجازت دی گئی۔ اگرچہ ریاست مذکورہ کارروائی میں پیش ہوئی اور درخواست بابت ترکِ حکمِ امتناعی دائر کی، لیکن حکم امتناع ترک نہیں کیا گیا اور جواب دہندگان اسی طرح جاری رہے۔ اس دوران مدعاعلیہان نے ایک اور رٹ پٹیشن دائر کی جس میں دعوی کیا گیا کہ وہ اسی تنخواہ کے حقدار ہیں جو تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کو ڈائریکٹوریٹ میں مل رہی تھی، خاص طور پر جب وہ باقاعدہ ملازمین کی طرح ہی فرائض انجام دے رہے تھے، 'مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ' کے اصول پر زور دیتے ہوئے۔ اگرچہ اس کارروائی میں ریاستی حکومت کا نوٹس لیا گیا تھا، لیکن کوئی جوابی بیان حلفی دائر نہیں کیا گیا تھا۔

اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ مدعاعلیہان کو ان کی تقرری منسوخ ہونے کے باوجود عدالت عالیہ کے عبوری حکم کی بنا پر جاری رہنے کی اجازت دی گئی ہے اور اگرچہ وہ اسکیم جس کے تحت انہیں مقرر کیا گیا تھا نافذ نہیں ہے، عدالت عالیہ نے ریاست کو مدعاعلیہان کو وہی تنخواہ ادا کرنے کی ہدایت کرنے میں غلطی کی ہے جو باقاعدہ عملے میں ہے۔ اور یہ کہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کا عہدہ جس پر مدعاعلیہان کو مقرر کردہ تنخواہ کے ساتھ خالصتاً عارضی نوعیت کا مقرر کیا گیا تھا، اس کے لیے ضروری اہلیت باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کی اہلیت سے بہت کم ہے۔ انتخاب کا طریقہ باقاعدہ عہدوں اور فرائض کے لیے انتخاب کے طریقے سے مختلف ہونے کی وجہ سے، عدالت عالیہ نے ریاست کو جواب دہندگان کو اسی تنخواہ کی ادائیگی کرنے کی ہدایت کرنے میں غلطی کی جو باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کو دستیاب ہے۔

جواب دہندگان کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ اپیل گزاروں نے عدالت عالیہ میں جوابی حلف نامہ دائر نہیں کیا تھا اس لیے اس کے پاس رٹ پٹیشن میں کیے گئے دعووں کو قبول کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا؛ کہ یہ عدالت آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اس میں مداخلت کرنا جائز

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

نہیں ہو گی؛ کہ ان کے کام کی نوعیت باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے ذریعے کیے گئے کام سے ملتی جلتی تھی؛ اور یہ کہ عدالتِ عالیہ کو 'مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ' کے اصول پر عمل کرنا جائز تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

1.1 قرار دیا گیا کہ، مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ کا اصول تب ہی اپنی طرف متوجہ ہوتا ہے جب ملازمین کے دو طرز ایک جیسے ہوتے ہیں اور ایک جیسے کام انجام دے رہے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی تنخواہ کے مختلف پیمانے حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ فوری معاملے میں تفتیش کاروں بمعہ کمپیوٹر کے عہدوں کو خالصتاً عارضی بنیاد پر تشکیل دیا گیا تھا۔ مذکورہ عہدے کے لیے ضروری اہلیت انٹرمیڈیٹ تھی جبکہ باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے لیے ضروری اہلیت شماریات یا ریاضیاتی شماریات یا ریاضی کے ساتھ بیچلر ڈگری ہے۔ باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے لیے دیوناگرک رسم الخط میں لکھی گئی ہندی کا علم لازمی اہلیت تھا، جو جواب دہندگان کے عہدے کے لیے تجویز نہیں کیا گیا تھا۔ جواب دہندگان کے زیر انتظام عہدوں پر بھرتی کا طریقہ محکمہ جاتی انتخابی کمیٹی کے بذریعے تھا جبکہ باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے لیے بھرتی کا طریقہ اسٹیٹ پبلک سروس کمیشن یا اسٹیٹ ماتحت سروس سلیکشن بورڈ کے بذریعے ہوتا ہے۔ جواب دہندگان کے لیے فرائض کی نوعیت صرف ریاست کے 15 اضلاع سے مویشیوں کی تعداد اور مویشیوں کی مصنوعات کے لیے اعداد و شمار جمع کرنا تھی جبکہ باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے فرائض تھے (1) اضلاع، مویشیوں کے کھیتوں و دیگر مویشیوں کے اداروں سے اعداد و شمار جمع کرنا (2) مکمل کرنا، جدولیت، جدول شدہ معطیات کی جانچ پڑتال اور تجزیہ میں مدد کرنا اور (3) دیگر محکمہ جاتی فیلڈ عملے کے شماریاتی کام کی نگرانی کرنا۔ مذکورہ بالا احاطے میں یہ ماننا مشکل ہے کہ 'مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ' کے اصول کو راغب کیا جا سکتا ہے۔ عدالت عالیہ نے اپیل گزاروں کو جواب دہندگان کو اتنی ہی تنخواہ دینے کی ہدایت کرنے میں مکمل غلطی کی جتنی باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کو ادا کی جاتی ہے۔

1.2. اس میں کوئی شک نہیں کہ اپیل گزاروں نے موجودہ کارروائی میں عدالت عالیہ میں کوئی جوابی حلف نامہ دائر نہیں کیا حالانکہ سابقہ کارروائی میں عبوری حکم کو خالی کرنے کی درخواست دائر کی گئی تھی۔ اس سے پہلے کی کارروائی ریاستی حکومت کی طرف سے تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے عہدے پر تقرری کی منسوخی کے حکم کے سلسلے میں تھی اور یہ اس کارروائی میں عبوری حکم کی وجہ سے ہے کہ مدعا علیہان جاری ہیں۔ جواب دہندگان نے اس حقیقت کو بعد کی کارروائی میں ظاہر نہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

کیاجب انہوں نے باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے برابر تنخواہ کا دعوی کیا۔ بعد کی کارروائی میں اس طرح کے انکشاف نے انہیں عدالت سے کوئی منصفانہ راحت حاصل کرنے کے حق سے محروم کر دیا۔

اپیلیٹ دیوانی کادائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3366، سال 1996۔

ایس اے نمبر 534، سال 1994 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 2.2.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے کے سریواستو۔

جواب دہندگان کے لیے وجے بہوگنا، گڈول انڈیور اور ایس پی سنگھ۔

عدالت کا فیصلہ جی بی پٹنائک، جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل الہ آباد عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے مورخہ 2.2.1995 کے فیصلے کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس میں درخواست گزاروں کی اپیل کو خارج کیا گیا ہے اور دیوانی متفرق رٹ پٹیشن نمبر 32001، سال 1992 میں فاضل سنگل جج کے فیصلے کی توثیق کی گئی ہے۔ یہ عدالتی عمل کے غلط استعمال کی ایک واضح مثال ہے جو جزوی طور پر ریاستی حکام کی طرف سے عدم فعالیت کی وجہ سے ہے۔

جواب دہندگان کو 400 روپے ماہانہ کے مقررہ محنتانہ پر تفتیشی کم کمپیوٹر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، اس طرح کی آسامیاں صرف 28 فروری 1987 تک اتر پردیش کے 15 اضلاع میں عارضی اسکیم کے تحت بنائی گئی تھیں۔ ان عارضی عہدوں پر لوگوں کا انتخاب کرتے ہوئے، جہاں ایک طرف ملازمت کے تبادلے کے ذریعے ناموں کی سفارش کی گئی، وہیں جانوروں کے پالنے کے محکمے کی متعلقہ اتھارٹی کو تقریباً 208 درخواستیں براہ راست موصول ہوئیں اور ان میں سے آخر کار 44 افراد کا انتخاب کیا گیا۔ حکومت کو بے ضابطگیوں کے بارے میں معلوم ہوا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، اس نے 6.3.1987 کے حکم کے ذریعے تقرریوں کو منسوخ کر دیا اور حکام سے مطالبہ کیا کہ وہ مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق افراد کا انتخاب کریں۔ مقرر کردہ جواب دہندگان نے منسوخی کے حکم کے خلاف الہ آباد عدالت عالیہ کا رخ کیا اور الزام لگایا کہ انہوں نے شمولیت اختیار کی ہے، یہ حکم قانون کے مطابق غلط ہے۔ عدالت عالیہ نے 14.8.1987 پر ایک عبوری حکم جاری کیا جس میں جواب

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دہندگان کو جاری رکھنے کی اجازت دی گئی۔ اگرچہ ریاست مذکورہ کارروائی میں پیش ہوئی اور درخواست بابت ترکِ حکمِ وتمناعی دائر کی، لیکن حکم امتناع ترک نہیں کیا گیا ہے اور جواب دہندگان اسی طرح جاری ہیں۔ اس دوران مدعاعلیہ نے ایک اور رٹ پٹیشن دائر کی جس میں دعوی کیا گیا کہ وہ اتنی ہی تنخواہ کے حقدار ہیں جتنی تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر محکمہ انمل حسبنڈری میں حاصل کر رہے ہیں خاص طور پر جب وہ باقاعدہ ملازمین کی طرح ہی فرائض انجام دے رہے ہیں، ظاہر ہے کہ 'مساوی عہدے کے لیے مساوی تنخواہ' کے اصول کو مدعو کرتے ہوئے۔ اگرچہ اس کارروائی میں ریاستی حکومت کا نوٹس لیا گیا لیکن کوئی جوابی بیان حلفی دائر نہیں کیا گیا۔ لہذا فاضل سنگل جج نے جواب دہندگان کو روپے 1200-2040 کا باقاعدہ تنخواہ کا پیمانہ عطا کرتے ہوئے 3.3.1994 کے حکم کے ذریعے رٹ پٹیشن کی اجازت دی۔ ریاست نے ڈویژن بنچ کے سامنے خصوصی اپیل دائر کی، اور متنازعہ فیصلے سے خصوصی اپیل خارج ہونے کے بعد، خصوصی اجازت کے ذریعے موجودہ اپیل اس عدالت میں دائر کی گئی ہے۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ جواب دہندگان کو ان کی تقرری منسوخ ہونے کے باوجود عدالت عالیہ کے عبوری حکم کی بنا پر کام جاری رکھنے کی اجازت دی گئی ہے اور اگرچہ وہ اسکیم جس کے تحت انہیں مقرر کیا گیا تھا نافذ نہیں ہے، عدالت عالیہ نے ریاست کو جواب دہندگان کو وہی تنخواہ ادا کرنے کی ہدایت کرنے میں غلطی کی ہے جو باقاعدہ عملے میں ہے۔ مزید یہ دعوی کیا گیا کہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کا عہدہ جس پر مدعاعلیہان کو مقرر کیا گیا تھا وہ خالصتاً عارضی نوعیت کا تھا جس کی مقررہ تنخواہ 500 روپے ماہانہ تھی، اس کے لیے ضروری اہلیت باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے لیے اہلیت سے بہت کم تھی، انتخاب کا طریقہ باقاعدہ عہدوں اور فرائض کے انتخاب کے طریقے سے مختلف ہونے کی وجہ سے، عدالت عالیہ نے ریاست کو مدعاعلیہان کو اسی پیمانے کی تنخواہ ادا کرنے کی ہدایت کرنے میں غلطی کی تھی جو باقاعدہ تفتیش کار کم کمپیوٹر کو دستیاب ہے۔ جواب دہندگان کی جانب سے جوابی بیان حلفی دائر کیا گیا ہے۔ مذکورہ جوابی حلف نامہ میں کہا گیا ہے کہ چونکہ ریاست نے فاضل سنگل جج کے سامنے کوئی ریٹرن داخل نہیں کیا تھا اس لئے عدالتِ عالیہ کے پاس اس درخواست میں کی گئی باتوں کو قبول کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ لہذا یہ عدالت آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اس میں مداخلت کرنا جائز نہیں ہوگا۔ یہ مزید واضح کیا گیا ہے کہ جواب دہندگان کے کام کی نوعیت باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے ذریعے کیے گئے کام سے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ملتی جلتی ہے اور اس لیے عدالت عالیہ کو 'مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ' کے اصول پر عمل کرنے کا مکمل طور پر جواز پیش کیا گیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ریاست نے موجودہ کارروائی میں عدالت عالیہ میں کوئی جوابی حلف نامہ دائر نہیں کیا حالانکہ سابقہ کارروائی میں عبوری حکم کو خالی کرنے کی درخواست دائر کی گئی تھی۔ اس سے پہلے کی کارروائی ریاستی حکومت کی طرف سے تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے عہدے پر تقرری کی منسوخی کے حکم کے سلسلے میں تھی اور یہ اس کارروائی میں عبوری حکم کی وجہ سے ہے جس میں مدعاعلیہان جاری ہیں۔ جواب دہندگان نے اس حقیقت کو بعد کی کارروائی میں ظاہر نہیں کیا جب انہوں نے باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے برابر تنخواہ کا دعوی کیا۔ بعد کی کارروائی میں اس طرح کے انکشاف نے انہیں عدالت سے کوئی منصفانہ راحت حاصل کرنے کے حق سے محروم کر دیا۔ چونکہ اصل کارروائی ابھی زیر التواء ہے، اس لیے ہم منسوخی کے حکم کی قانونی حیثیت پر کوئی رائے ظاہر نہیں کر رہے ہیں حالانکہ اپیل کنندہ ریاست کے فاضل وکیل کی طرف سے اٹھائے گئے دلیل میں کچھ طاقت موجود ہے۔ لیکن ریکارڈ پر موجود مواد پر یہ نتیجہ ناقابل تلافی ہے کہ جواب دہندگان باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کی طرح تنخواہ کا دعوی کرنے کے حقدار نہیں ہیں۔ مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ کا اصول تب ہی اپنی طرف متوجہ ہوتا ہے جب ملازمین کے دو طرز ایک جیسے ہوتے ہیں اور ایک جیسے کام انجام دے رہے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی تنخواہ کے مختلف پیمانے حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ اس معاملے میں جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ تفتیش کاروں بمعہ کمپیوٹر کے عہدوں کو خالصتاً عارضی بنیاد پر بنایا گیا تھا۔ مذکورہ عہدے کے لیے ضروری اہلیت انٹرمیڈیٹ تھی جبکہ باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے لیے ضروری اہلیت شماریات یا ریاضیاتی شماریات یا ریاضی کے ساتھ بیچلر ڈگری ہے۔ باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے لیے دیوناگرک رسم الخط میں لکھی گئی ہندی کا علم لازمی اہلیت تھا، جواب دہندگان کے عہدے کے لیے تجویز نہیں کیا گیا تھا۔ جواب دہندگان کے زیر انتظام عہدوں پر بھرتی کا طریقہ محکمہ جاتی انتخابی کمیٹی کے بذریعے تھا جبکہ باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے لیے بھرتی کا طریقہ پبلک سروس کمیشن اتر پردیش، الہ آباد/ یوپی یا یوپی ماتحت خدمات سلیکشن بورڈ، لکھنؤ کے بذریعے ہے۔ جواب دہندگان کے لیے فرائض کی نوعیت صرف ریاست کے 15 اضلاع سے مویشیوں کی تعداد اور مویشیوں کی مصنوعات کے لیے اعداد و شمار جمع کرنا تھی جبکہ باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے فرائض تھے (1) اضلاع، مویشیوں کے کھیتوں و دیگر مویشیوں کے اداروں سے اعداد و شمار جمع کرنا (2) مکمل کرنا، جدولیات کرنا، جدول شدہ معطیات کی جانچ پڑتال اور تجزیہ میں مدد کرنا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور (3) دیگر محکمہ جاتی فیلڈ عملے کے شماریاتی کام کی نگرانی کرنا۔ مذکورہ بالا احاطے میں ہمارے لیے یہ ماننا مشکل ہے کہ 'مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ' کے اصول کو راغب کیا جا سکتا ہے۔ ہماری سمجھ اور رائے میں عدالت عالیہ نے ریاست کو جواب دہندگان کو اتنی ہی تنخواہ ادا کرنے کی ہدایت کرنے میں مکمل غلطی کی جتنی باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کو ادا کی جاتی ہے۔ مذکورہ بالا احاطے میں خصوصی اپیل نمبر 534، سال 1994 میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے متنازعہ فیصلے کے ساتھ ساتھ رٹ پٹیشن نمبر 32001، سال 1992 میں فاضل سنگل جج کے فیصلے کو بھی خارج کر دیا گیا ہے۔ یہ مزید کہا گیا ہے کہ جواب دہندگان تنخواہ کے پیمانے کے حقدار نہیں ہیں جو باقاعدہ تفتیش کار بمعہ کمپیوٹر کے لیے دستیاب ہے۔ اپیل کی اجازت ہے لیکن حالات میں اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document